رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲۰ | مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا کے فضل وکرم سے خیریت ہے۔

خطبہ جمعہ میں مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض بتایا۔

۱۴ اور ۱۵۔ ستمبر بارش ہوئی۔ موسم میں بسرعت تغیر ہو رہا ہے۔

طلباء ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ ابھی سے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ والدین کو چاہیئے۔ کہ بچوں کو رخصتیں ختم ہونے پر فوراً بھیجدیں۔ تاکہ ان کی تعلیم میں حرج نہ ہو ؎

نامۂ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب۔ نیر)

حضرت مسیح موعود سے خطاب

اگر آج قادیان کا مقدس نبی اس زمین پر زندہ ہوتا تو میں عرض کرتا پیارے احمد! سیدنا مسیح موعود! تو خدا کا نبی۔ خدا کا رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز لشکر اسلام کا فاتح سپہ سالار اور آسمانی بادشاہت کا پُر جلال سلطان ہو۔ تیرے آنے سے ہر نبی زندہ ہوا۔ تیرے آنیسے مُردوں میں جان پڑی۔ تو نے زمینی آسمانی بنادئے۔ تیرا جسم خاکی گو قادیان کی مقدس زمین میں مدفون ہو۔ مگر بیجانوں کو جان دینے والے اور بے نشان کا نشان دکھانیوالے مقدس مہدی! تو مشرق ومغرب میں قلوب کی زمینیں تسخیر کر رہا ہے تو تیرِ بیضا ہوکر مغرب کے مطلع سے چمک رہا اور اپنے غلامان کے ذریعہ یورپ کی خوابیدہ سفید مخلوق کو جگا رہا ہے۔

اور اے اللہ کے فرستادہ رسول! تیرے پیغام کو پہنچانیوالے خدام محسوس کر رہے ہیں کہ صداقت قلوب تک پہنچ رہی ہے۔ اور ابن مریم کے پرستار اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں۔ مسیح کی آمد کا انتظار کرنیوالے تیرے پاک نام کے شیدا اور تیری تعلیم کے سننے کے خواہاں ہیں مبارک ہے تو مبارک ہے تیرا خلیفہ اور ہاں خوش قسمت ہیں تیرے سپاہی جنہیں لکڑی کی تلواروں کے ساتھ ابوجہل کا سر کاٹنے کا یقین ہو۔ اور جو تیرے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ممکن موقعہ سے کام لیکر تیری آمد کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور آسمانی تائید بھی ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اللھم صل علے احمد وعلے عبدک المسیح موعود۔

احمدؑ کے رسول کو یسوع کی خادمہ کا پیشکش

کل کی بات ہے کہ ہیز دسیال لنڈن احمدیہ لائبریری میں بیٹھے اپنی تبلیغی مشکلات کو مدنظر رکھکر اور کھلی ہوا کے لیکچرون

سے ایک ہجیں سی پر جانے کے واقعہ پر گفتگو کر رہے تھے اور اس یقین کے ساتھ کہ آخر فتح اسلام کی ہے جو مسیح موعود لایا اپنے کام کے ایک دن ثمرور ہونے کی فرحت بخش امید ان کے قلب کی تسکین کا باعث تھی۔ اس عالم محویت میں دروازہ کے دھیمے Knock یعنی کھٹکھٹاہٹ نے توجہ کو دروازہ کی طرف پھیر دیا۔ اور تبسم نے دروازہ کھولتے ہی ایک شریف اعلیٰ طبقہ کی مذہبی خاتون کو ایک پارسل ہاتھ میں لئے اس امر کا منتظر پایا کہ کوئی اس تحفہ کو وصول کرنے اندر کر باہر نکلے۔ دار التبلیغ احمدیہ کے مکین کو دیکھتے ہی خاتون موصوفہ بولی۔ کیا آپ ہی پارک میں وعظ کیا کرتے ہیں؟ اثبات میں جواب دئے جانے پر شریف لیڈی نے نہایت ادب سے ہاتھ کا پارسل پیش کیا اور کہا یہ کچھ میوہ آپ کیلئے ہے پارسل خوشی سے قبول کیا گیا اور احمدی لٹریچر کا تحفہ بطور اظہار شکریہ انکو دیا گیا پارسل کھولنے پر اسکے اندر خوبصورت میوہ کے ڈبے میں کپڑے کے اندر لپیٹے ہوئے Peaches آڑو Plums آلوچہ اور Pear ناشپاتی پائے گئے۔ مگر میوہ سے بڑھکر جو بات اس عورت کی حالت قلبی کا اظہار کرتی ہے۔ وہ ذیل کی تحریر ہے جو میوہ کے اوپر رکھ کر پارسل کے اندر رکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے:-

A small gift.
From a servant of "the dear Jesus" to the of Ahmad Servant of the Most High God with respectfull complement.

ایک چھوٹا سا تحفہ جو پیارے یسوع کی خادمہ کی طرف سے مودبانہ تسلیمات کے ساتھ خدائے برتر کے عبد احمدؑ کے رسول کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

کاش! وہ لوگ جو مسیح موعود کو خدا کا رسول مانتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اور ان کے ذکر پاک کو "سم قاتل" سمجھتے ہیں۔ لنڈن آکر دیکھیں کہ وہ جو احمدؑ کو آبحیات سمجھ کر دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کس طرح احمد نبی اللہ کے رسول ہونے کا لقب عزت حاصل اور یسوع ناصری کے محبت کرنیوالوں سے خراج تحسین وصول کرتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

استدعاء دعا

جن احباب کو میں تین امور کے متعلق دعا کے لئے تکلیف دی ہوئی ہے وہ ازراہ کرم برابر دعا فرماتے ہیں اور آجکل خصوصیت سے دعا خاص فرمائیں۔ اور احباب بھی ان امور کیلئے دعا فرمائیں۔ راقم محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

قطعہ زمین مسجد احمدیہ لنڈن کی خرید پر خوشی کا جلسہ منعقدہ ڈائن کنڈ ڈلہوزی

مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے قطعہ زمین خرید کئے جانے پر ۹ ستمبر کو ایک جلسہ ڈائن کنڈ پر قرار پایا۔ تمام احباب نے بمعیت حضرت صاحب کچھ چندہ جمع کیا جس میں سے نصف اشاعت کیلئے دیا گیا۔ اور باقی نصف سے سامان خورد و نوش خریدا گیا۔ قریباً تمام حاضرین نے کچھ نہ کچھ اشعار بھی تیار کئے تھے۔ جو باری باری حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح پڑھے گئے۔ سب کے بعد خود حضرت صاحب نے بھی ایک رباعی اور ایک غزل سے حاضرین کو مسرور فرمایا۔ دعا کی گئی اور پھر ما حضر تناول کیا گیا۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ خاکسار رحیم بخش

رباعی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

مرکز شرک سے آوازۂ توحید اُٹھا
دیکھنا دیکھنا مغرب سے ہے خورشید اُٹھا
نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلم صنادید اُٹھا

نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائینگے ہم
مگر نہ چھوڑینگے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائینگے ہم
تری محبت کے جرم میں ہاں جو ہمیں بھی ڈالے جائینگے ہم
تو اس کو جانینگے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائینگے ہم
سنینگے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اسکے دھوکے میں آئینگے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائینگے ہم
جو کوئی ٹھوکر بھی مارے گا تو اسکو سر لینگے ہم خوشی سے
کہینگے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائینگے ہم
ہمارے حال خراب پر گو ہنسی انہیں آج آرہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائینگے ہم
ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خون پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائینگے ہم
یقین دلاتے رہے ہیں دنیا کو تری الفت کا مدتوں سے
جو آج تو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائینگے ہم
پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا کہ عشق کیا ہے؟
مگر ہیں ہم رہرو طریقت خمار الفت ہی کھائینگے ہم
سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جدائی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سنائینگے ہم
ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اسکی اپنے دماغ و دل کو بسائینگے ہم
ہمیں بھی ہے نسبت تلمذ کسی مسیحا نفس سے حاصل
ہوا ہی بے جان گو کہ مسلم مگر اب اسکو جلائینگے ہم
مٹا کے نقش و نگار دیں کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکیگا اب ایسا نقشہ بنائینگے ہم
خدا نے ہے خضر رہ بنایا ہمیں طریق محمدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں انکو صنم سے لا کر ملائینگے ہم
ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیو ہو کہ ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک ان کی اڑائینگے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کرینگے آثار دیں کو قائم
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائینگے ہم
خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مردم چشم یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائینگے ہم
وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جسپہ دین مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اسمیں مسجد بنائینگے ہم
پھر اسکے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائینگے ہم
کلام رب رحیم و رحماں بہانگ بالا سنائینگے ہم

([illegible] - ایڈیٹر)

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا انجام

ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی کی موت جس عبرتناک طریق سے واقعہ ہوئی ہے۔ اسکے متعلق اگرچہ صرف اتنا ہی شائع ہوا ہے کہ وہ یکم اور ۲ جون کی درمیانی شب میں خدائی وعدوں کے مطابق مخذول و مطرود بحالت گمنامی مرض سل میں چندماہ مبتلا رہکر مر گیا ہے۔ لیکن وہ اصحاب جنھوں نے اُسے بیماری کی حالت میں اور پھر مرنے کے بعد دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ نہایت ہی خوفناک اور دل ہلا دینے والا نظارہ تھا۔ مرنے سے قبل ہی سخت تعفن پیدا ہو گیا تھا۔ اور موت کے بعد تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ کوئی شخص غسل دینے کیلئے تیار ہی نہ ہو سکتا تھا۔ آخر ایک شخص نے بڑی مشکل سے اس کام کو سر انجام دیا۔

ذیل میں ہم مکرم چودہری احمد دین صاحب پلیڈر گجرات کا ایک مضمون درج کرتے ہیں جسمیں نہایت خوبی اور عمدگی سے ثابت کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے عین مطابق واقع ہوئی ہے۔ اور اس الہام میں اس کے مرنے کا ایسا صاف اور واضح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کہ جو ایک علیم و خبیر ہستی کے سوا کسی سے ممکن ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ جناب چودہری صاحب نے نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے ثابت کیا ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ سمجھدار اور صداقت پسند انسان اس عبرتناک موت سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے عین مطابق واقع ہوئی ہے فائدہ اُٹھائینگے۔ کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کی موت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں ملہم ہونے کا مدعی تھا اور جس نے اپنے الہاموں کی بنا پر بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔ حتیٰ کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ سلسلہ کو دجالی فتنہ قرار دیکر کہا تھا کہ میں اس کو مٹانے کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ مگر آج اہل بینش دیکھیں اور صاحب عقل سوچیں کہ کون دنیا سے ابتر گیا۔ کون مٹایا گیا۔ کس کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہا۔ اور کون دن بدن دنیا میں شہرت پا رہا ہے کس کی تعلیم دنیا کے کونے کونے تک پھیل رہی ہے کس کے نام پر جانیں قربان کرنیوالے ہزاروں نہیں لاکھوں موجود ہیں۔ اس سے بڑھکر ایک صادق اور کاذب میں مابہ الامتیاز اور کیا ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی کی نسبت اخبار الفضل میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہ سل کی بیماری سے فوت ہو گیا ہے ڈاکٹر مذکور نے سنہ ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے برگشتہ ہو کر دل آزار الفاظ میں حضور کی تکذیب اور توہین کی۔ اور حضور کے سلسلہ کے متعلق کہا کہ میں دجالی فتنہ کے پاش پاش کرنے پر مامور کیا گیا ہوں اسپر حضور کو اس کے انجام کے متعلق مندرجہ ذیل الہام ہوا۔ جو انہیں دنوں اخبار الحکم "بدر" اور "ریویو آف ریلیجنز" میں شائع ہو گیا۔ اور جو "حقیقۃ الوحی" مطبوعہ سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۹۶ لغایت ۹۸ میں بھی درج ہے کہ:۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور انکی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شاہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ رب فرّق بین صادق و کاذب انت تریٰ کل مصلح و صادق"

حضرت اقدس ممدوح الشان نے اس الہام الٰہی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم انسانی ہاتھوں سے نہیں مارا جائیگا۔ بلکہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار کے گھاٹ اُتارا جائیگا۔ اور سل کی بیماری کو فرشتوں کی تلوار اور اس کے کھینچنے کے ساتھ ایسا خاص تعلق ہے۔ کہ گویا خدا نے جو عالم الغیب ہے۔ نہایت لطیف پیرایہ میں فرمایا کہ مرتد مذکور سل کی بیماری سے فوت ہوگا۔

امام راغب اصفہانی اپنی مشہور کتاب مفردات میں فرماتے ہیں:۔

"سلّ الشیٔ من الشیٔ نزعہ کسلّ السیف من الغمد ...... والسلّ مرض ینزع بہ اللحم والقوۃ"

(یعنی سل ایک چیز سے دوسری چیز کو کھینچ کر نکال لینے کو کہتے ہیں جیسے تلوار کو میان سے کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور سل ایک بیماری ہے جس سے گوشت اور قوت کھینچ لی جاتی ہے)

مولوی عبد الرحیم اپنی معتبر کتاب منتہی الارب فی لغات العرب میں یوں رقمطراز ہیں:۔

"سل بالفتح ...... برکشیدن شمشیر ...... و بیماری سل سل بالکسر والضم قرحاست کہ در شش حادث شود ...... سلیل شمشیر برکشیدہ"

(یعنی سل سین کی زبر کے ساتھ تلوار کو میان سے کھینچنے اور سل کی بیماری کو کہتے ہیں۔ سل سین کی زیر اور پیش کے ساتھ ایک زخم کو کہتے ہیں۔ جو شش یعنی پھیپھڑوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ سلیل کھینچی ہوئی تلوار کو کہتے ہیں) گویا تلوار کا کھینچنا اور سل کی بیماری ایک ہی مترادف لفظ ہیں۔

ناظرین غور فرمائیں کہ انسانی محسوس تلوار کا یہ کام ہے کہ وہ بدن کے باہر کی طرف زخم کرتی ہے۔ اور اس کی ضرب سے جسم کی بیرونی طرف سے خون نمودار ہوتا ہے۔ لیکن فرشتوں کی تلوار انسان کے بدن کے اندر شش میں قرحہ (زخم) پیدا کرتی ہے۔ اور خون مُنہ کے راستہ تھوک کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ انسانی تلوار دیکھی جاتی ہے۔ ایسی تلوار کا چلانیوالا بھی نظر آسکتا ہے۔ لیکن فرشتوں کی تلوار نظر نہیں آتی۔ فرشتے خود بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور جہاں ان کی تلوار کا زخم کاری (قرحہ) لگتا ہے وہ بھی نظر نہیں آتا (مثلاً شش)

الہام محولہ بالا میں خدا نے فرمایا کہ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار مُرتد کے آگے ہے۔ یعنی ملائکہ غلاظ شداد مُرتد کے آگے کی طرف ہو کر تلوار چلائینگے۔ اور اس کے بدن کے اگلے حصہ میں قرحہ (زخم) پیدا ہو جائیگا صاف ظاہر ہے۔ کہ شش جسم کے آگے کی طرف ہوتا ہے۔ سل کے بیمار کے شش (پھیپھڑوں) میں زہریلے کیڑے زخم کر دیتے ہیں۔ جس سے خون جاری ہو کر منہ کی طرف سے خارج ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ سلیل تلوار کو کہتے ہیں اور اسی واسطے کہتے ہیں۔ کہ وہ میان سے کھینچ کر نکالی جاتی ہے۔ اور اس واسطے بھی کہ وہ خون اور روح زندگی کو بدن سے کھینچ لیتی ہے (فعیل فاعل اور مفعول دونوں کے معنے دیتا ہے) مسلول اس کو کہیں گے۔ جس پر سلیل یعنی تلوار کی ضرب لگے۔ اور اس کا خون اور قوت حیات کھینچی جائے۔ سل کے مریض کو اسی واسطے مسلول کہتے ہیں۔ کہ اس کا گوشت اور قوت حیات آہستہ آہستہ پوشیدہ الٰہی طاقتیں یعنی فرشتے شش میں تلوار چلا کر کھینچ لیتے ہیں ۔

آیت کریمہ "والنازعات غرقاً" اس بات کی بین شہادت ہے۔ کہ فرشتوں کو کھینچنے کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اور وہ پوشیدہ طور پر اندرون بدن میں غوطہ لگا کر کھینچنے کا کام کرتے ہیں۔ اور ان کا عمل بظاہر محسوس نہیں ہوتا ۔

"الہام الٰہی میں "کھینچی ہوئی تلوار" آیا ہے۔ جس کا صحیح ترجمہ عربی زبان میں سلیل ہے۔ جیسا کہ اوپر معتبر لغات کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ اے مُرتد فرشتوں کی سلیل یعنے تلوار تیرے آگے ہے۔ جو تجھ کو سل یعنی قرحہ (زخم) کر دیگی اور تو مسلول ہو جائیگا۔ کیونکہ سلیل نے سل ہی کا کام کرنا تھا۔ مگر وہ سلیل فرشتوں کی تھی۔ جنہوں نے آگے آکر اندرون بدن یعنی شش میں زخم کیا۔ تا دنیا پر ظاہر ہو۔ کہ مُرتد پر فرشتوں کی تلوار نے الٰہی الہام کے مطابق وار کیا اور کسی انسان کے ہاتھ سے مقتول نہیں ہوا ۔

مُرتد ڈاکٹر تھا اور بیماریوں کے علاج میں ماہر اور علم طب میں صاحب تصانیف تھا۔ اس لئے سل کی شکل میں اس پر فرشتوں نے وار کیا۔ تاکہ اس کی بے چارگی اور درماندگی ظاہر ہو۔ خدا کے منہ کی بات پوری ہو۔ اور جھوٹے اور سچے میں فرق ہو مُرتد سلسلہ احمدیہ کے پاش پاش کرنے میں جسکو وہ ظلم کی راہ سے دجالی فتنہ کہتا تھا۔ ناکام رہا بلکہ اس کو روز افزوں ترقی کرتا ہوا دیکھ کر بے کسی کی حالت میں راہی ملک عدم ہوا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کابل سے واپس آنیوالوں کے ساتھ افسوسناک سلوک

بیچارے مصیبت کے مارے جو کابل سے واپس آرہے ہیں۔ اپنے دردناک اور الم افزا حالات سنا کر دوسروں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ من نہ کردم شما حذر بکنید۔ لیکن وہ لوگ جو خود آرام و اطمینان کے ساتھ اپنے گھروں میں تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ اور نہ صرف تماشہ ہی دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ نفسانی فوائد بھی حاصل کر رہے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح صلواتیں سُنا رہے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ زمیندار کا وہ مضمون ہے۔ جو "تحریک ہجرت اور ارباب نفاق" کے عنوان سے ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں بد سے بدترین الفاظ ان کے متعلق استعمال کیے گئے ہیں۔ "شیطان" "عباد الطاغوت" "ابلیس" وغیرہ وغیرہ کہا گیا ہے۔ اور بالآخر "واپس آنیوالے مہاجرین" کو تین قسموں میں منقسم کر کے قسم اول اور دوم کے متعلق لکھا ہے :۔

"اول منافقین جاسوس اور مخبر جو گئے ہی واپس آنے اور واپس لانے کو تھے۔ دوسرے وہ لوگ کہ امیر جو ان ہجرت کی حکومت پر باغات و قصور اور سردے اور انگور سے متمتع ہونے کے خیال سے ان کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور مرفہ الحالی اور فارغ البالی کی تمنا میں ہندوستان قحط نشان سے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ ان کو جب وہاں توقع کے خلاف چند روز ایک باغ میں ٹھہرنے کو کہا گیا۔ تو آتش زیر پا ہو کر واپس چل پڑے۔ نہ ہجرت یاد رہی۔ نہ خلافت خدا و رسول سب فراموش ہو گئے۔ امیر اور قافلہ سالاروں نے بہترا رو کا۔ لیکن شیطان کے مقلد کیا رکتے ہیں"

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ اگر اُسے لفظ بلفظ ہی درست مان لیا جائے۔ تو پھر بھی سارا الزام انہی لوگوں پر آتا ہے۔ جنہوں نے ہجرت کی تحریک کر کے عوام میں ایک بے جا جوش تو پیدا کر دیا لیکن اس تحریک پر عمل کرنے والوں کے راستہ میں جو مشکلات تھیں۔ ان کا کچھ بھی تدارک نہ کیا۔ کیا ہجرت کمیٹیوں کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ وہ ان لوگوں کو کابل نہ جانے دیتیں۔ جواب ان کے نزدیک مہاجرین کو ورغلا کر واپس لا رہے ہیں۔ اگر فرض تھا۔ تو اس کے متعلق کیا کیا۔ پھر وہ لوگ جو کابل کے سے چھوٹے اور غریب ملک کے متعلق اپنے دل و دماغ میں عجیب و غریب توقعات کو جگہ دے کر رہے ہوئے تھے۔ ان کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری نہ تھا ضروری تھا۔ لیکن محرکین ہجرت ایسا کیوں کرنے لگے تھے۔ کیونکہ اگر لوگوں کو کابل کی اصل حالت بتائی جاتی۔ اور پیش آنیوالی مشکلات سے مطلع کیا جاتا تو کوئی بھی جانے کا نام نہ لیتا۔ لوگوں کے جانے کا اصل باعث گورنمنٹ انگریزی کے خلاف غلط بیانیوں پر یقین کر لینا اور کابل کے متعلق بڑی بڑی اُمیدوں کو دل میں جگہ دینا ہی تھا ۔

پس اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ کابل میں تارکان وطن کی ہر طرح خاطر تواضع کی گئی ہے۔ اور وہ ناقابل برداشت تکالیف سے مجبور ہو کر واپس نہیں آرہے۔ بلکہ تحریک ہجرت کو بدنام کرنے یا اپنی کبھی نہ پوری ہونے والی اُمیدوں میں ناکام

رہنے کی وجہ سے آرہے ہیں۔ تو بھی اس کا سارا الزام انہی لوگوں پر ہے۔ جو ہجرت کی تحریک کے محرک ہیں۔ لیکن یہ سارے الزام ان خانمان برباد لوگوں پر محض اپنے بچاؤ کے لئے لگائے جارہے ہیں۔ ان میں صداقت اور حقیقت کا بہت کم دخل ہے۔ جو لوگ اپنا گھر بار تباہ کر کے اور مال و اسباب لٹا کر گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ یونہی یا معمولی تکالیف کی وجہ سے واپس چلے آئے ہیں۔ حد درجہ کی بد دیانتی ہے۔ اور پھر واپس آنے والوں میں سے ثقہ اور قابل اشخاص کے پے در پے اعلانات کو جھٹلانا انتہائی بے شرمی ہے۔

اس وقت تک مختلف اخبارات میں کئی ایسے لوگوں کی طرف سے حالات شائع ہو چکے ہیں۔ جو خود کابل سے واپس آئے۔ اور جنہیں تمام مشکلات اور مصائب کا شکار ہونا پڑا۔ حال میں لاہور کے ایک مشہور مفتی عبدالقادر صاحب نے جو مدرسہ مسجد سادھواں میں مدرس تھے اور لاہور سے ایک قافلہ کے ہمراہ کابل گئے تھے پیسہ اخبار میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نواحی کابل میں مہاجرین کیلئے کسی قسم کا انتظام نہ تھا پشاور وغیرہ میں جو بے دین لوگوں نے یہ مشہور کیا ہوا تھا کہ امیر کابل کی طرف سے اعلیٰ سواری کا انتظام ہے۔ یہ بالکل غلط تھا۔ کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ایک وقت کے سوا کسی قسم کی پرسش نہ تھی۔ غیر آباد علاقہ کو آباد کرنے کیلئے امیر صاحب کا حکم ہوا۔ جس سے فائدہ کی امید نہیں تھی "امان آباد" آباد کرنے کا خیال تھا۔ اس کے سوا کسی قسم کی اسلامی ہمدردی نہیں تھی۔ مہاجرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ سب کو جواب دیا گیا کہ جہاں چاہو وہاں چلے جاؤ۔ اب تم یہاں نہیں سما سکتے۔ مہاجرین مجبوراً واپس آگئے۔ ہم پورے اڑھائی مہینے کابل اور جبل السراج میں گذار کر عید اضحیٰ کو واپس آگئے۔"

ان حالات کے غلط ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس اب بھی ہجرت کی تحریک کو بند نہیں کیا جاتا۔ اور الٹا ان لوگوں کو کوسا اور برا بھلا کہا جارہا ہے۔ جو انواع اقسام کی تکالیف اور مصیبتیں جھیل کر واپس آرہے ہیں۔ اور جو اپنا مال و اسباب تباہ و برباد کر کے قلاش ہو بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ وقت تھا۔ کہ ان کی دستگیری کی جاتی۔ ان کی مشکلات کو کم کرنیکی کوشش کی جاتی۔ کیونکہ وہ انہی لوگوں کے کہنے پر ترک وطن کر گئے تھے۔ جو لیڈر بنے ہوئے ہیں عوام کی مشکلات اور مصائب کے وقت لیڈروں کا ان کے ساتھ یہ سلوک نہایت ہی افسوسناک ہے۔

حیدر آباد دکن میں عیسائیت کی ترقی

ہمعصر ہمدم اپنے ۸ ستمبر کے پرچہ میں اس بات کی شکایت کرتا ہوا کہ حضور نظام نے تبلیغ اسلام کیلئے جو مجلس قائم کی ہے۔ وہ بہت سست رفتاری سے کام کر رہی ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں عیسائی مشن ریاست حیدر آباد دکن میں اپنا کام بہت وسیع پیمانہ پر کر رہا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"پچھلے سال کے مسلسل قحط سے نلگنڈہ اور محبوب نگر اور ورنگل کے پادری بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کثرت سے نو عیسائی بچے ان کے پاس نظر آرہے ہیں"

"پادری صاحبان برابر اراضی خریدتے اور اپنا حلقہ اثر بڑھاتے جاتے ہیں۔ دوسری طرف بعض اضلاع میں دیہات کے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ پورا کلمہ تک نہیں جانتے۔ ایسے لوگوں پر بآسانی مسیحی مبلغین کا جادو چل سکتا ہے جنہوں نے انسانی ہمدردی کے کاموں کو تبلیغ و اشاعت مذہب کا ایک مفید ذریعہ قرار دیا ہے۔ سارے ہندوستان میں عیسائی مشنوں کی کوششوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ لیکن کم از کم ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کو تو اس سے محفوظ رکھنا چاہیئے"

"مملکت آصفیہ کے صیغہ امور مذہبی کو جس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ مشنریوں کی ایسی فریبیوں سے مسلمانوں کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کرنا چاہیئے"

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ عیسائی مذہب سے کمزور اور خلاف عقل مذہب تخیل میں غالباً کوئی نہیں۔ لیکن یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی خواہ تمام دنیا کے مل جائیں تو بھی اپنے موجودہ عقائد کی رو سے عیسائیت کا قطعاً قطعاً مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بھلا وہ لوگ جن کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو کر زمین میں مدفون ہو چکے ہیں۔ لیکن حضرت عیسٰی ۱۹ سو سال سے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہی آکر رسول کریم کی امت کی اصلاح کرینگے۔ وہ عیسائیت کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پس علماء دکن یا ان کا صیغہ امور مذہبی کچھ بھی کوشش کریں ہمیں اس صداقت کے اظہار پر معاف کیا جائے۔ کہ وہ تمام کوششیں جو عیسائیوں کے مقابلہ میں کیجائیں گی رائگاں ہونگی کیونکہ اس وقت عیسائیت کے طلسم کو باطل کرنے والا ایک ہی حربہ ہے۔ جو خدا کے مسیح امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے نبی نے خدائی تعلیمات کے ماتحت عیسائیت کے خلاف چلایا۔ اور اب اس کو کامیابی سے چلانے والی احمدی جماعت ہے۔ ہمارا یہ تجربہ ہے۔ اور ہم خدا کے فضل کے طور پر اس کا اعلان پہلے کی طرح اب بھی کرتے ہیں۔ کہ عیسائیت احمدیت کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ جو لوگ عیسائیت کے زہر سے بچنا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے لازم ہے۔ کہ احمدیت کے تریاق کو استعمال کریں۔

مگر کیا یہ بات تعجب سے نہیں سنی جائے گی کہ دکن کے علماء کی طرف سے خفیہ و علانیہ احمدیت کے خلاف تو کوششیں ہوتی ہیں۔ لیکن عیسائیت کے مقابلہ میں نہ صرف خاموش ہیں بلکہ حیران بھی۔ اور کیا یہ افسوسناک بات نہیں کہ عیسائیوں کے گرجے تو وہاں موجود ہوں مگر دکن کے صیغہ امور مذہبی کی طرف سے احمدیوں کو مسجد بنانے کی بھی تا حال اجازت نہ ہو۔

خطبۂ جمعہ

خدا سے غافل کرنیوالے سامان اور غفلت کو دور کرنے کا طریق

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۳۔ ستمبر ۱۹۲۰ء

آیات زین للناس حب الشہوات من الناس (تا) والمستغفرین بالاسحار (۳۔ ۱۲ تا ۱۵) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کہ

انسان کی متلون مزاجی

قرآن کریم کا بھیجنے والا وہ خدا ہے۔ جو فطرۃ کو بنانیوالا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی چیز کے بنانے والا جس قدر اس چیز کو جان سکتا ہے۔ دوسرا نہیں جان سکتا۔ ہم انسان کی ظاہری شکل سے جانتے ہیں۔ کہ اس میں کس قدر تلون ہے۔ ایک وقت میں اس کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ یہ ساری دنیا سے قطع تعلق کر لینا چاہتا ہے۔ اور اپنا قبلہ مقصود خدا ہی کو ٹھیراتا ہے۔ اور اس کے ماسوا جس قدر اشیاء ہیں ان سب سے متنفر ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ ہر قسم کی نیکی کرے۔ لیکن عجب حالت ہے۔ کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کے خیالات میں تغیر آجاتا ہے۔ اور وہ اپنے قبلہ مقصود کی طرف سے پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ اور کسی اور چیز کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ وہ اس میں سے جلد نکل آتا ہے بلکہ کہاں سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جب ہم اس کے پوشیدہ اعضاء پر غور کرتے ہیں۔ تو ہم ان کے متعلق بھی کچھ کچھ سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ خود ہم پر ایسے حالات گذرتے ہیں۔ اور دوسروں کے حالات کا تجربہ رکھتے ہیں۔

اوامر الٰہی میں استمرار پایا جاتا ہے

مگر خدا تعالےٰ ہماری پوشیدہ حالتوں کو اور پوشیدہ فطرت کے تقاضاؤں کو ہم سے بہت زیادہ جانتا ہے۔ اس لئے انسان کو اس نے جو بھی حکم دیا ہے۔ اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ یعنی ایسا کرتے رہنا مثلاً نماز کا حکم دیا یقیمون الصلوٰۃ اور ایمان کے متعلق حکم دیا یؤمنون یا فرمایا یاایہا الذین اٰمنوا آمنوا عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ مضارع میں استمرار کے معنے پائے جاتے ہیں۔ پس اقامت صلوٰۃ کے حکم کے یہ معنے ہوئے۔ کہ تم نماز کو کھڑا کرتے رہو یعنی تم نماز پڑھوگے۔ مگر وہ گرتی رہے گی۔ تم کو چاہیئے۔ کہ اس کو کھڑا کرتے رہو۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کے یہی معنے بیان فرمائے ہیں اور قرآن کریم میں آتا ہے ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ یعنی ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر نماز میں دل نہیں ہوتا۔ اپنے کاروبار میں الجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کوئی تجارت کے خیالات میں مصروف ہوتا ہے۔ کسی کو کھیتی کے تخیلات ہوتے ہیں کسی کا کھیلوں میں دل لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو چونکہ اس طرح انسان نماز پڑھتا ہوا بھی نماز میں سستی کرتا ہے۔ اور نماز سے غافل ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ تم نماز کو قائم کرتے رہا کرو وہ گریگی تم اس کو کھڑا کرتے رہو۔ اسی طرح ایمان کے متعلق ہے۔ جیسا کہ فرمایا یاایہا الذین اٰمنوا اٰمنوا۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ایمان لاؤ۔ یعنی ہر وقت ایمان کی تجدید کرتے رہو۔

ایمان کے آثار

ہر چیز کی زندگی اپنے آثار سے پہچانی جاتی ہے۔ اور جب وہ آثار نہ رہیں تو زندگی نہیں رہتی۔ ایمان کی بھی علامات ہیں ایمان میں تسلیم اور یقین دونوں باتیں پائی جاتی ہیں اور لغت میں ایمان کے معنے ہیں گرویدگی۔ پس ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ تسلیم اور یقین کے ساتھ ہی انسان کے دل میں خدا کی طرف میلان اور گرویدگی بھی ہو۔ دنیا کی چیزوں کیطرف بھی جھکاؤ ہو۔ مگر خدا کے مقابلہ میں کچھ بھی ان کی قدر نہ ہو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بیان فرمایا۔ کہ جب تک کوئی مجھ کو اپنی اولاد اور جان سے زیادہ نہیں چاہتا وہ مومن نہیں۔ بعض گھبرائے۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ انہیں تو اولاد سے زیادہ محبت ہے۔ ان کو سمجھایا گیا۔ کہ محبت کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے۔ اولاد سے بھی محبت ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ لیکن جس وقت موذن کہتا ہے۔ حی علی الصلوٰۃ اور اس وقت بیٹا بھی کہتا ہے۔ کہ مجھ کو لئے رہو۔ اس وقت جو شخص خدا کی آواز پر لبیک کہتا ہے۔ اور بیٹے کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس پر خدا کی محبت غالب ہوگی۔ اور اگر بیٹے کو لئے رہتا ہے۔ اور نماز کی پروا نہیں کرتا۔ تو اس نے خدا کے مقابلہ میں اولاد کو مقدم کیا پس ایمان کے لوازم میں سے گرویدگی ایک ضروری امر ہے۔ اگر بدی کی طرف میل اور گرویدگی ہے تو ایمان میں کمی ہوگی اور اگر نیکی کی طرف ہے تو ایمان ہے۔

اسباب غفلت

چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ کون کونسے اسباب ہیں جو انسان کو غافل کرتے ہیں اس لئے ان کا ذکر کر کے آگاہ کر دیا۔ اور پھر یہ بھی بتا دیا۔ کہ کس طرح ان سے پیدا شدہ غفلت کو دور کیا جا سکتا ہے۔

فرمایا زین للناس حب الشہوات لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کو ان کے جوڑے ملیں۔ اور یہ خواہش خدا سے غافل کرتی ہے۔ پھر فرمایا والبنین اس سے اتر کر اولاد کی خواہش غافل کرنے والی ہوتی ہے۔ پھر سونے چاندی کی خواہش ہوتی ہے۔ اور پھر عمدہ عمدہ گھوڑوں اور جانوروں کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں۔ جو انسان کو خدا سے غافل کرتی ہیں۔

غفلت دور کرنے کے اسباب

اس کے بعد وہ طریق بتائے۔ جو اس غفلت کو دور کرنے والے ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے صفات کا مطالعہ کیا جائے۔ اور اس کی عبادت بے غرض طور پر کی جائے۔ محض خدا کیلئے عبادت کی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ فرمایا اللہ کے پاس ان چیزوں سے جو تمہارے لئے غفلت کا باعث ہیں زیادہ اچھی ہیں۔ اور یہ زندگی اس آنے والی زندگی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ اگر اس زندگی میں خدا کو راضی کرو گے تو آنے والی زندگی میں اللہ تعالےٰ کے انعامات حاصل کرو گے چنانچہ فرمایا۔ قل ھل اؤنبئکم بخیر من ذٰلکم للذین اتقوا عند ربھم جنٰت تجری الآیۃ کہ یہ جو چیزیں ہیں۔ ہم ان سے بہتر سے تم کو مطلع کرتے ہیں۔ جو لوگ خدا کا تقویٰ

اختیار کرتے ہیں۔ ان کے لئے باغات ہیں جنہیں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان باغات میں ہمیشہ کے لئے رہینگے اور پاک جوڑے ان کو ملیں گے۔ اور اللہ کی رضا ان کو حاصل ہوگی۔ اور وہاں دائمی راحت اور آرام حاصل ہوگا۔

اس دُنیا اور عقبیٰ کی مثال اگر غور کیا جائے تو یہ عجیب مضمون ہے۔ جس طرح بچہ اپنے فائدہ کی باتوں کا واقف نہیں ہوتا۔ اور علوم کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جہاں کھیل دیکھتا ہے مصروف ہوجاتا ہے۔ اور عقلمند آدمی اس کی بے خبری پر ہنستا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ وہ عقلمند غلطی کرتا ہے جو دنیا کی چیزوں پر بچوں سے کہیں زیادہ فریفتہ ہو کر عقبیٰ سے غافل ہو جاتا ہے۔

پھر وہ لوگ جو انعام کی تحریص سے بھی نیکی کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ ان کے لئے خدا کا عذاب موجود ہے۔ کہ انکو ڈر کے ساتھ ادھر توجہ دلائی ؛

عذاب کے خوف سے اصلاح میں عام طور پر دوزخ کو جیل خانہ سے تشبیہ دیا کرتا ہوں جب ابھی قادیان نہیں آیا تھا۔ ایک شخص نے مجھ سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا تھا۔ جب کبھی دوزخ کے ذکر میں جیل کا لفظ آتا۔ تو اس کی حالت بدل جاتی۔ میں نے اس سے سبب پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ ایک دفعہ اس کو دو مہینہ کی سزا ہوگئی تھی۔ جیل خانہ میں رات کو تمام قیدی ایک زنجیر میں جکڑے جاتے تھے۔ رات کو کھٹمل وغیرہ ستاتے اگر ایک قیدی بھی ہلتا تو سارے جاگ پڑتے۔ اور ساری رات اسی بے آرامی میں گذرتی۔ چونکہ جیل کے لفظ سے مجھے وہ عذاب یاد آجاتا ہے۔ اس لئے میری حالت بدل جاتی ہے ؛

پس جب غفلت آجائے۔ تو اس کے دُور کرنے کے لئے خدا کے صفات پر غور کرو۔ اور بغیر کسی ثواب کی آرزو یا عذاب کے ڈر کے خدا کی عبادت کرو۔ لیکن اگر یہ مقام حاصل نہ ہو۔ تو پھر دیکھو۔ کہ اس دنیا کے مقابلہ میں عقبیٰ میں اللہ تعالےٰ نے متقیوں کے لئے کیا کچھ انعام رکھے ہیں۔ اور اگر اس سے بھی غفلت دُور نہ ہو۔ تو خیال کرنا چاہیئے کہ نافرمانوں کے لئے کیا کیا عذاب ہیں ؛

مجالس کا اثر دل پر خواہ کوئی غوث ہو یا قطب ہو یا ولی ہو۔ ہر ایک پر قبض و بسط کی حالت آتی ہے۔ اور تو اور نبیوں کے سردار نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو اس وجہ سے میرے دل پر سیاہ داغ پڑنے لگتا ہے جس کو میں ستر بلکہ اس سے زیادہ دفعہ استغفار کرکے دُور کرتا ہوں۔ پھر اور کون ہے۔ جس پر غفلت نہ آتی ہو۔ پس غفلت آتی ہے۔ اور ہر ایک پر آتی ہے۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دُور کرنے کے لئے جو ذرائع بتلائے ہیں ان سے اسکو دور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم غفلت کو دور کریں۔ تا خدا تعالےٰ ہم پر رحم کرے۔ ورنہ اگر وہ ہم پر رحم نہیں کریگا۔ اور اس کا فضل ہمارے شامل حال نہیں ہوگا۔ ہمارا کوئی ٹھکانا نہ ہوگا ؛

نظم

ہے حسنِ ازل شافیِ اسقام ہمارا ۔۔۔ ہے نورِ ازل دافعِ اوہام ہمارا
گر چشمِ بصیرت ہے تو ہو دیکھ لو صورت ۔۔۔ مشہور ہے پھر شاہدِ گلفام ہمارا
اے غایتِ مقصود محبت ہے تجھی کو ۔۔۔ ہے نام ترے عشق میں بدنام ہمارا
ہے سینہ میں کس شور کی دھوم دل عارف ۔۔۔ اک شہر پر آشوب ہے بسطام ہمارا
ہے شاہ رہِ عشق میں پایان نہ بشر ۔۔۔ خطرہ میں ہے یاں عشق خوفِ انجام ہمارا
مقبول جو خدمت ہو یہ ہے فضلِ الٰہی ۔۔۔ تعمیلِ اوامر ہے یہاں کام ہمارا
جب منزلِ الفت میں گئے اپنا ہی ہم سست ۔۔۔ بے سود ہے پھر غیر پہ الزام ہمارا
باغی ہو جو غفلت کی تو اصلاح ہے لازم ۔۔۔ اندیشۂ دیر رہے یاں خام ہمارا
اور اک ہے اس آفات کی تحقیق مری جاں ۔۔۔ بے سود ہے اندیشۂ ناکام ہمارا
ہوشیار رہے اور رہے کوشش با خلافت ۔۔۔ لبریز ہے نور سے ہے جام ہمارا
نصرت کو ہو تعمیل کا فرمان مرے ناصر ۔۔۔ بے یار و مددگار ہے اسلام ہمارا
آغاز ہی کافی نہیں تبلیغ ہدیٰ کا ۔۔۔ تکمیل کا محتاج ہے اقدام ہمارا
ہے ذکرِ حبیب اور اثر دل میں ہے طاقت ۔۔۔ ہو دشمن سرکش بھی تو ہو رام ہمارا
مینارِ صداقت کو نہیں خوفِ تزلزل ۔۔۔ روشن ہے چراغ آج لبِ بام ہمارا
خاکی ہی یہاں تیغِ دلائل کی ضرورت ۔۔۔ بیکار ہے اب جوہرِ صمصام ہمارا

خاکسار عبدالرحمٰن خاکی از کوہ مری

غیر احمدی عُلماء سے ایک مباحثہ

خاکسار بتاریخ ۲۴ ماہ اگست موضع ڈوگری ضلع سیالکوٹ ایک مباحثہ کے لئے روانہ ہوا۔ جہاں تین چار گھر غریب مگر پُرجوش احمدیوں کے ہیں۔ وہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر قصبہ جوڑہ ہے۔ جہاں مباحثہ قرار پایا تھا۔ غیر احمدیوں نے کئی سو روپیہ جمع کرکے دور دور تک گاؤں میں اس مباحثہ کا اعلان کیا۔ اور تاریخ مقررہ پر پانچ چھ مولوی مباحث منگوائے۔ جو ایک ٹمٹم کتابوں کی بھر کر ہمراہ لائے تھے۔ ادھر سے خاکسار بھی چند احمدیوں کے ہمراہ توکل بر خدا کرکے اس مجمع کثیر میں جا پہنچا۔ لوگ حیران تھے۔ کہ اتنے مولویوں کے مقابلہ میں جن کے پاس اس قدر کتابیں ہیں۔ یہ لڑکا سا جس کے پاس ایک کتاب بھی نہیں۔ کیا کرے گا۔ چند منٹ کے بعد خاکسار نے کھڑے ہوکر حاضرین سے کہا کہ چونکہ اب ایک دینی کارروائی شروع ہونے والی ہے۔ اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس کارروائی کو مبارک بنانے کے لئے پہلے تبرکاً چند آیات قرآن کریم کی پڑھ دوں۔ یہ کہکر میں نے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ اعوذ اور بسم اللہ کے بعد ابھی ایک ہی آیت پڑھی تھی۔ کہ مولویوں نے مجھے قرآن پڑھنے سے روک دیا۔ میں نے کہا اگر ہم لوگوں سے آپ کو نفرت ہوتی۔ تو چنداں رنج کی بات نہ تھی۔ مگر افسوس کہ اب قرآن شریف سے بھی آپ نفرت کرنے لگ گئے۔ الغرض اس حرکت پر پبلک نے بُرا منایا آخر مولوی صاحبان نے مشورہ کرکے چند شرائط میری طرف لکھ کر بھیجیں۔ اور منظوری یا نامنظوری کا جواب طلب کیا۔ میرے خیال میں جو قابل ہیں شرائط تھیں۔ اس مختصر رپورٹ میں میں ان کا ذکر کرتا ہوں :-

(۱) شرط اول یہ کہ ثالث مقرر ہونا چاہیئے۔ جس کا جواب میں نے یہ دیا۔ کہ مذہبی معاملہ میں ثالث کا تقرر خلاف عقل ہے۔ کیونکہ اگر وہ احمدی ہو تو وہ آپ کو منظور نہیں ہو سکتا اور اگر آپ میں سے ہو تو اس کا ہمیں منظور کرنا مشکل۔ کیونکہ طبعاً انسان اپنے فریق کے خلاف فیصلہ نہیں دینا چاہتا۔ خصوصاً جب کہ وہ اپنے آپ کو حق پر یقین کرتا ہو۔ اگر کہو۔ کہ کوئی غیر مذہب کا ثالث مقرر کیا جائے۔ تو پھر وہ چونکہ قرآن کا علم نہیں رکھتا اس لئے اس کا فیصلہ معتبر نہیں ہو سکتا۔ ہاں منتظم کا ہونا ضروری ہے جو جلسہ کے نظام کو قایم رکھے۔ مگر فیصلہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ فیصلہ پبلک خود کریگی۔

چوتھی شرط یہ تھی کہ بحث مرزا صاحب کی نبوۃ پر ہوگی جس کے جواب میں میں نے یہ لکھا کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح وہ ہیں۔ جو حضرت موسیٰ کی امت میں آئے تھے۔ چونکہ انہیں کو دوبارہ دنیا میں مبعوث کرنے کیلئے زندہ آسمان پر رکھا گیا ہے۔ اس لئے اصل جھگڑا ان کی موجودگی ہیں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحائی درست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اگر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کر دینگے تو مرزا صاحب کا دعویٰ خود بخود باطل ہو جائیگا۔ اس لئے مختصر راہ یہی ہے کہ پہلے حیات مسیح کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

پانچویں شرط یہ پیش کی گئی۔ کہ ہر دو مناظروں کا مساوی فی العلم ہونا ضروری ہے۔

جس کا جواب میں نے یہ دیا۔ کہ یہ شرط آپ نے عجیب لکھی ہے۔ کیا بزعم آپ کے کوئی کم علم ہو تو آپ اسکے سامنے حق بات پیش کرنے میں تامل کرینگے۔ کیا نبی کریم اس بات کا انتظار کیا کرتے تھے۔ کہ جب تک کوئی ان کے خداداد علم کے مساوی علم نہ رکھتا ہو۔ اس کو وہ حق بات نہ سنائینگے قرآن کریم میں تو لکھا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولًا اس رسول کو ہم نے امیوں یعنی علم نہ رکھنے والوں میں بھیجا۔ آٹھویں شرط میں نے یہ بڑھائی۔ کہ دوسری کتب چونکہ الہامی نہیں جن میں اختلاف کی بہت گنجائش ہے۔ لیکن قرآن کریم کی کسی آیت سے کسی فریق کو انکار نہیں۔ اس لئے فریقین اپنے دعویٰ اور دلائل کو قرآن کریم سے ہی پیش کریں۔ خصوصاً جب کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ بس قرآن کریم سے بڑھکر اور کونسی کلام الٰہی ہو سکتی ہے۔ چونکہ مولوی صاحبان میرے اس پرچہ کے سنانے میں خیانت سے کام لیتے تھے اس لئے میں نے اپنا پرچہ واپس منگوا کر پبلک میں بالتفصیل لوگوں کے ذہن نشین کیا۔ اس کے بعد ایک شخص حافظ حبیب اللہ صاحب گویا ہوئے۔ کہ چونکہ مجھے اس مباحثہ کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے میں اب کارروائی شروع کرتا ہوں۔ میں نے کہا جناب من آپ کو کس نے یہ عہدہ بخشا ہے۔ فرمایا ہمارے آدمیوں نے۔ میں نے کہا۔ آپ کے آدمیوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ انہوں نے آپ کو مقرر کیا۔ جواب دیا کہ یہ ہمارا جلسہ ہے۔ میں نے کہا۔ اگر آپ کا جلسہ ہے تو پھر ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ کے جلسہ میں خلل ڈالیں۔ اور اگر مباحثہ ہے۔ تو پھر آپ کو ہم سے زائد حقوق نہیں مل سکتے۔ اس لئے ہماری مشورہ اور رضامندی کے بغیر آپ کو پریذیڈنٹ منتخب کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ایک آریہ پنڈت صاحب کی نسبت میں نے کہا۔ کہ میں ان کو پریذیڈنٹ تجویز کرتا ہوں۔ کیا آپ کو منظور ہے۔ تب ان کو منظور کرنا پڑا۔ لیکن حیات مسیح میں مولوی صاحبان کی تو موت تھی۔ اس لئے اس بحث سے انہوں نے سخت گریز کیا۔ اور بڑی دیر تک اس پر گفتگو ہوتی رہی پبلک نے اس امر کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ کہ مقدم مسئلہ تو حیات مسیح ہی ہے۔ تب میں نے کہا۔ کہ برادران آپ کے مولوی صاحبان کے پاس چونکہ حضرت عیسیٰ کی حیات کی کوئی بھی ایک دلیل بھی نہیں۔ جس کو وہ قرآن سے نکال کر میرے سامنے پیش کر سکیں۔ دوسرے مجھے آپ لوگوں کا بھی خیال ہے کہ بڑی بڑی دور سے آپ لوگ جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کی خاطر میں نبوت کی بحث منظور کرتا ہوں اگرچہ ہمارا یہ اصول نہیں کہ حیات مسیح جیسے ضروری مسئلہ کو ہم نظر انداز کر دیں۔ مگر کچھ مولوی صاحبان کی معذوری اور آپ لوگوں کا خیال مجھے مجبور کرتا ہے۔ پس اس بحث میں ایک ضروری بات میں آپ کے مولوی صاحبان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اگر وہ منظور کریں تو ایک دوسری آسان راہ فیصلہ کی ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ مسئلہ نبوت کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ آیا نبی کریم کے بعد کوئی نبی ہو بھی سکتا ہے۔ یا نہیں اگر قرآن سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر مرزا صاحب کی نسبت بحث کرنا۔ کہ وہ نبی ہیں یا نہیں لاحاصل ہے۔ چونکہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا ہے۔ اس لئے اگر قرآن سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کا خود ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ ہاں اگر قرآن سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی ہو سکتا ہے تو پھر بے شک اس امر کی ضرورت ہوگی۔ کہ ہم مرزا صاحب کی نسبت غور کریں کہ آیا وہ نبی ہیں یا نہیں غرض اس بات کو مولوی صاحبان نے مان لیا اور مجھے کہا۔ کہ آپ قرآن سے امکان نبوۃ ثابت کریں میں نے کہا کہ چونکہ میں نے تمام خیالات کے خلاف اپنے دعویٰ کو بدلائل ثابت کرنا ہے اس لئے کم از کم اپنے خیالات کے اظہار کے لئے میں دو گھنٹہ آپ سے لونگا۔ اس کے بعد آپ کو حق ہوگا۔ کہ دل کھول کر میری تقریر پر اعتراض کریں لیکن اس سے انہوں نے انکار کیا اور پانچ پانچ منٹ کی تجویز پیش کی۔ بڑی بحث کے بعد آخر ایک گھنٹہ مجھے تقریر کیلئے دیا۔ جس میں میں نے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے حسن و خوبی کے ساتھ اپنے مضمون کو بیان کیا اور لوگوں نے جس توجہ سے سنا اور مولوی صاحبان کے چہروں پر جو کیفیت اس مضمون سے پیدا ہو رہی تھی۔ وہ ایک قابل دید نظارہ تھا۔ ان کے چہروں سے مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ ان کی من گھڑت عمارت میں نے گرا دی اب ان کے پاس سر چھپانے کو کوئی جگہ نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان کو آیت خاتم النبیین پر گھمنڈ تھا۔ مگر اس کی میں نے اپنی تقریر میں ہی ایسی تشریح اور تفصیل کر دی تھی۔ کہ ان کو کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہ رہی۔ اس لئے انہوں نے حضرت صاحب کی کتابوں کی طرف رخ کیا۔ میں نے خلاف شرائط ادھر رخ کرنے پر مولوی صاحب کو روکا اور اپنے وقت میں پبلک سے کہا۔ کہ آپ کے مولوی صاحب کی اس روش سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن سے وہ کوئی ایک دلیل بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ثابت ہو سکتا ہو۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے وہ اب حضرت مرزا صاحب کی کتابوں سے مدد لینا چاہتے ہیں۔ مگر امکان نبوۃ کی بحث میں حضرت مرزا صاحب یا ان کی کتابوں کا ذکر

کرنا مولوی صاحب کی بالکل بے جا حرکت ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے حدیثوں کی راہ لی اور حضرت عمرؓ اور حضرت علی والی حدیث پیش کی اور بتایا ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پھر میں نے مولوی صاحب کو شرائط کی خلاف ورزی پر ملامت کی۔ اور پریذیڈنٹ صاحب کو توجہ دلائی اور کہا کہ چونکہ اسوقت مولوی صاحب نے مجبور ہو کر خلاف شرائط حدیثوں کے پیش کرنے کی تکلیف گوارا کی ہے۔ اس لئے اگرچہ میرے ذمہ کوئی حق نہیں۔ کہ میں ان کی پیش کردہ حدیثوں کی طرف توجہ کروں۔ مگر محض ان کا لحاظ کرکے میں ان کا بھی جواب دیتا ہوں۔ مگر آئندہ کیلئے میں ان کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ پھر وہ شرائط کی خلاف ورزی نہ کریں۔ تب ان حدیثوں کا بھی میں نے ایسا تسلی بخش جواب دیا۔ کہ پھر ان کے لئے بولنے کی جگہ نہ رہی۔ غرض شروع میں تو ان کی طرف سے حافظ حبیب اللہ صاحب بندھ بازار والے گفتگو کرتے رہے۔ پھر مولوی کا دوست شاہ صاحب ست راہ والے۔ اب انہوں نے تیسرے شخص کے پیش کرنے کی تجویز کی۔ بالآخر انہوں نے یہ کہا۔ کہ صبح سے اب تین بجنے کو ہیں۔ ہمیں سخت بھوک لگی ہے۔ آپ اجازت دیں۔ کہ ہم بھی اور دوسرے تمام مہمان بھی کھانا کھا لیں۔ میں نے کہا۔ کہ بھوک کی تو مجھے شکایت کرنی چاہئے تھی۔ کہ ڈیڑھ میل سے یہاں آیا ہوں۔ اور پھر وہاں جا کر کھانا کھانا ہے۔ آپ تو اپنے گھر میں بیٹھے ہیں اور شروع میں آپ نے کہا تھا۔ کہ دونوں وقت کی نمازیں بھی جمع کرینگے اور روٹیاں بھی۔ جواب میں مولوی صاحبان نے کہا۔ کہ کھانا خراب ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ اجازت دیں۔ اور آپ بھی کھانا کھا آویں۔ تب میں نے کہا۔ میں آپ کو نہیں روکتا آپ خوشی سے جا سکتے ہیں۔ وہ چلے گئے اور پبلک کثرت سے میرے گرد جمع ہو گئی کوئی پنکھا جھلنے لگا۔ اور کوئی پیار کیا اور مولویوں کی مذمت کرنے لگے۔ کہ دیکھو اتنے مولوی تھے۔ ایک بھی ان سے نہ بول سکا اور کہا کہ ہم نے جو کچھ سمجھنا تھا خوب سمجھ لیا ہے۔ اب چاہے گفتگو ہو یا نہ ہو۔ ہمارے نزدیک مساوی ہے۔ اب بعض شریروں نے شرارت کا ارادہ بھی کیا ہوا ہے۔ اس لئے پھر دوبارہ گفتگو کا ہم مشورہ نہیں دیتے۔ اس پر ہم اپنے گاؤں میں چلے آئے۔ بعد میں چند فتنہ انگیز آئے۔ اور ہمیں ساتھ لیجانے کیلئے بہت زور دیا۔ میں نے کہا۔ کہ تمہارے منتظم نے تو یہ کہا تھا۔ کہ ہم نے صرف ایک گھنٹہ بحث کروانی ہے۔ اب تو ہم نے صبح سے تین بجا دیئے تھے۔ میں نے کہا۔ کہ پہلے جھگڑوں کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اس کا چند گھنٹوں میں ہو جاتا۔ سعید روحیں خوب سمجھ گئیں ہیں۔ اور آپ کا دل بھی خوب جانتا ہے۔ اس سبق کو فی الحال تم یاد کر لو۔ دوسرا پھر کسی وقت تم کو دیا جائیگا۔ کہنے لگے ہمارے سیالکوٹ والے مولوی صاحب کے تو آنو ہی نہیں سمجھتے۔ میں نے کہا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ بڑی امیدیں لے کر آئے تھے۔ یہاں ان کو سخت ندامت اٹھانی پڑی۔ اب ان کو فکر ہے۔ کہ شاید جو کچھ ہمیں ملنا تھا وہ ملتا بھی ہے یا نہیں۔ اس لئے ان کا چپ کرانا تو آپ لوگوں کے اختیار میں ہے مباحثہ سے پہلے بھی ان کے مہمان ہمارے گاؤں میں آتے اور دو دو تین گھنٹے صرف کرکے ان کی تسلی کی جاتی اور وہ بہت اچھا اثر لیجاتے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ اب وہاں احمدیت زور پکڑے گی۔

خاکسار حافظ جمال احمد

کھلی چٹھی

بنام پیر مہر علی شاہ گولڑوی سجادہ نشین

مولوی حسن محمد کی کتاب جو آپ نے اپنے نام پر سیف چشتیائی کے نام سے شائع کرائی ... اس کے ہمراہ ضمیمہ اشتہار بجواب دعوت ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء میں میں درج ہے:۔

نمبر عبارت (۱) آنحضرت صلعم سورۃ الزلزال کے معنی غلط سمجھے۔ ازالہ صفحہ ۱۲۸-۱۲۹

(۵) انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں ازالہ اوہام ۶۲۸، ۶۲۹

(۶) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی وحی غلط نکلی (ازالہ اوہام ۶۸۸-۶۹۱)

(۱۱) براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳

(۱۲) قرآن مجید میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۸ تا ۷۵۳)

(۱۸) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین المرسلین نہیں ہیں ازالہ اوہام [illegible] ۴۲۳

(۱۹) قیامت نہیں ہوگی۔ تقدیر کوئی چیز نہیں۔ صفحہ دوم ٹائٹل پیج ازالہ اوہام

(۲۱) آفتاب مغرب سے نہیں نکلیگا ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵

(۲۲) عذاب قبر نہیں ہے۔ ازالہ صفحہ ۴۱۵

(۲۴) قرآن مجید میں گالیاں بھری ہوئی ہیں ازالہ اوہام ۲۵-۲۶ (دیکھو سیف چشتیائی اڈیشن دوم صفحہ ۳۵۹-۳۶۰)

اگر آپ براہ مہربانی یہ عبارتیں ازالہ اوہام سے بلفظہ نکال کر دکھا دیں۔ تو آپ کو اس محنت کا حق الخدمت مبلغ ایک سو روپیہ دیا جاوے گا۔ چونکہ یہ عبارتیں ازالہ میں نہیں۔ اس لئے پیر صاحب یا ان کا کوئی مخلص مرید مرزا صاحب کی خواہ کسی کتاب سے یہ عبارتیں بعینہٖ دکھا دیوے گا۔ تو بھی انعام مذکورہ کا مستحق ہوگا۔ ورنہ اہل حق پر یہ امر اظہر من الشمس ہو جائے گا۔ کہ پیر صاحب نے حضرت مرزا صاحب پر یہ افترا کیا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو افترا کے ذریعہ گمراہی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پیر صاحب کے مریدوں پر بھی روشن ہو جائیگا۔ کہ ان کے پیر صاحب کس قسم کے انسان ہیں۔ کہ ایسی عبارتیں جو مرزا صاحب کی کسی کتاب میں درج نہیں ہیں۔ ان کے ذمہ خود افترا کر کے لگاتے ہیں۔ اور پھر انکو شائع کر کے یصدون عن سبیل اللہ کے مطابق بنتے ہیں۔ البتہ پیر صاحب صرف مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ اپنی غلط بیانی کی اشاعت کا اقرار کر کے پبلک کے نزدیک بری ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ بیس برس کے بعد اپنی برأت کا اشتہار مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید۔ بر کلہ خود باید زد کا مصداق ہوگا۔ تاہم غلطی کا اقرار اچھی بات ہے۔ اسی مضمون کا ایک عریضہ کئی ماہ ہوئے بصیغہ رجسٹری بھی پیر صاحب کو ارسال خدمت کیا گیا ہے۔

(خاکسار غلام حسین زمیندار ساکن موہلکے۔ تحصیل وزیرآباد)

قادیان دارالامان کا علمی۔ ادبی۔ تاریخی اور ناولی ماہوار رسالہ
قیمت سالانہ صرف دو روپے
نمونہ کا پرچہ نہ رکھے وی پی میں
رفیق حیات
زیر ادارت
محمد محفوظ الحق علمی احمدی مولوی فاضل

ہندوستان کی خبریں

ولیعہد سیام کا دورہ ہندوستان

موجودہ انتظام کے مطابق ولیعہد سیام ۵۔ اکتوبر کو کلکتہ پہونچینگے۔ اور ۸ ر کو شملہ آئینگے۔ شملہ میں وہ چند روز تک قیام کرینگے۔ اور اس کے بعد پشاور۔ راولپنڈی دہلی لکھنؤ۔ کانپور۔ جبل پور۔ ساگر۔ آگرہ۔ بمبئی اور مدراس کا دورہ کرینگے۔ ۲۳ ر نومبر کے قریب وہ کلکتہ سے رنگون روانہ ہوجائینگے۔ جب تک وہ ہندوستان میں رہینگے۔ گورنمنٹ کے مہمان ہونگے۔

بابو موتی لال گھوش پر فالج کا حملہ

بنگال کے مشہور اخبار امرت بازار پترکا کے نامور ایڈیٹر بابو موتی لال گھوش پر فالج گرا۔

مولوی احمد حسین مدراسی کا بیان

مدراس گورنمنٹ کا ایک اعلان شائع ہوچکا ہے۔ جو مولوی صاحب کی ایک چٹھی کی بنا پر تھا۔ کہ حامیان خلافت نے ان سے زبردستی شمس العلماء کا خطاب ترک کرایا۔ مگر اب مولوی صاحب نے اعلان کردیا ہے کہ خان بہادر بزل اللہ چیف مجسٹریٹ مدراس نے بغیر مضمون دکھائے دھمکی دے کر تردیدی چٹھی پر ان سے دستخط کرائے۔ وہ اپنے خطاب سے دست بردار ہوچکے ہیں۔

علیگڈھ یونیورسٹی کا مسودہ پاس

۹ ستمبر کی شملہ کی خبر ہے کہ ترمیم شدہ مسودہ ممبر تعلیم نے پیش کیا جو پاس ہوگیا۔

تارکان وطن کی واپسی

الہ آباد۔ ۸ ستمبر۔ اخبار پاؤنیر کا بیان ہے کہ افغانستان سے ہندی تارکان وطن براہ درۂ خیبر روزانہ دو سو کی تعداد میں واپس آرہے ہیں علاوہ ازیں اور راہوں سے بھی آرہے ہیں۔ ۳۰۔ اگست تک قریباً سات سو ہندی تارکان وطن علاقہ شب قدر میں پہنچ چکے ہیں۔ کچھ ہندی افغانی فوج میں بھرتی ہوگئے ہیں۔ باقی لوگ کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ واپس آنیوالوں کا بیان ہے کہ افغان ان سے بہت سختی کرتے تھے۔ اور خلافت کمیٹیوں کو برا بھلا کہتے تھے۔

بمبئی میل پٹڑی سے اتر گئی

کلکتہ۔ ۸ ستمبر بمبئی میل جو کلکتہ کی طرف جارہی تھی۔ جب ہاوڑہ کے سٹیشن سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھی۔ تو ایکدم سے پٹڑی سے اتر گئی۔ جس کی وجہ سے گاڑیاں بالکل چکنا چور ہوگئیں۔ اس حادثہ کی وجہ سے چار آدمی مارے گئے۔

علیگڈھ یونیورسٹی کے متعلق سنٹرل خلافت کمیٹی کا فیصلہ

سکرٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی کلکتہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی پریس سے ہمیں خبر ملی ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی ایکٹ پاس ہوگیا ہے۔ ہم ان تمام اصحاب سے جنہوں نے مسلمانوں کے عموماً اور علی گڈھ کالج کے پرانے طلباء کے خصوصاً دل پسند خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بے حد کوشش کی ہے۔ صاف طور پر یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کی تنگ دل پالیسی کے ممنون ہیں۔ جس نے اس معاملہ کے متعلق ہماری تمام سرگرمی کو مدت ہوئی تباہ کردیا ہے ہم جو کہ علی گڈھ کالج کو اپنا قومی درس گاہ ہونے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ انگلستان کے جبر واستبدادانہ اور ہتک آمیز رویہ کو مد نظر رکھ کر کالج کے ٹرسٹیوں اور مسلم یونیورسٹی کے دیگر ممبران سے یہ درخواست کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں وہ ہمارے صریح مذہبی احکام کی پوری پوری تعمیل کریں۔

گورنمنٹ سے کوئی امداد نہ لو

ہم گورنمنٹ سے اسوقت تک کوئی امداد خواہ وہ کیسی ہی گرانبہا کیوں نہ ہو۔ قبول نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ اس نے ایک ایسی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جو کہ اسلام کی طرف عداوت آمیز ہے۔ سنٹرل خلافت کمیٹی نے مسلم علماء کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ مشورہ کرکے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خدا ترس اور صاحب ایمان مسلمان مظلوموں کے خون سے ناپاک شدہ روپیہ یا غلامی کے رنگ میں رنگی ہوئی ناپاک تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ علی گڈھ کالج کے ٹرسٹی فوراً سرکار سے ہر قسم کی امداد لینا بند کردینگے۔ اور کالج کے ٹرسٹی (متولی) اور عام برادران اسلام اسوقت اس موقع پر ہر طرح سے مناسب اور موزون کارروائی کرنے کی جرات کرینگے۔

علی گڈھ کالج کو بائیکاٹ کی دھمکی

اگر خدانخواستہ کالج کے ٹرسٹی ایمان کی کمی اور ہمت کی کمزوری کے باعث اسمیں ناکام ثابت ہونگے۔ تو پھر مسلمان والدین اپنے بچوں کو کالج میں نہ بھیج سکیں گے۔ اور نہ کوئی مسلمان طالب علم کالج میں ٹھہر سکیگا۔ بچوں کی تعلیم کی طرف سے لاپرواہی کی یہ بات جیسے سننا نہایت افسوسناک ہے۔ لیکن ایک مسلمان بچے نوجوان یا مرد کے لئے اس سے بہتر تعلیم اور کچھ بھی نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اپنے ایمان اور مذہب کی عزت کے لئے ہر طرح کی ممکن قربانی کرسکے۔ ہمیں تو یہاں تک امید ہے کہ جب یہ جد وجہد ختم ہوجائیگی۔ اسوقت وہ نوجوان جن کی سکولی تعلیم اس طرح معرض التواء میں پڑیگی۔ ہر طرح پر زیادہ تعلیم یافتہ اور بہتر نشوونما پائے ہوئے انسان ثابت ہونگے۔ بہ نسبت اس حالت کے جو موجودہ افسوسناک حالات میں اپنی تعلیم کو جاری رکھنے پر ان کی ہوگی۔

مسلمان طلباء سے اپیل

اس لئے ہم علی گڈھ کالج اور اسلامیہ کالج لاہور۔ پشاور اور دیگر کالجوں کے ہر ایک مسلمان طالب علم سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس امتحان کے نازک وقت میں اپنے مذہب کی طرف اپنے فرض کی تعمیل کریں۔ اور اگر ان کالجوں کے منتظم اس گناہ آلود روپیہ کی امداد سرکار سے لینا بند نہ کریں۔ تو وہ سب سکولوں اور کالجوں کو چھوڑ دیں۔ اور باہر اچھی اور حقیقی تعلیم پائیں۔ وہ ملک میں ہر جگہ پھیل جائیں۔ اور خلافت اور ملک کی عزت برقرار رکھنے کے لئے کام کریں۔ سنٹرل خلافت کمیٹی ان کی امداد اور رہنمائی کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہے۔

آسمان سے پتھر

اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ چند دن ہوئے۔ الہ آباد میں توپوں کے چلنے کے دھماکے کی سی آواز سنائی دی۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ الہ آباد سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میروا میں دو سیاہ پتھر آسمان سے گرے تھے جن میں سے ایک بہت بھاری اور دوسرا نسبتاً چھوٹا ہے۔ پولیس نے ان کو اپنے قبضہ میں کرلیا ہے۔

مسٹر ملر کی "ہجرت"

خبر ہے کہ مسٹر ملر کا ایک ہزار آدمیوں کے ہمراہ ہجرت کرنیکا ارادہ ہے۔ اب تک چھ سو آدمی آمادہ ہوچکے ہیں۔

ڈیوک آف کناٹ کا خیر مقدم

بمبئی کارپوریشن نے قرار دیا کہ ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کی آمد پر ایک خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا جائے۔

گاؤکشی پر ہندو مسلمانوں میں فساد

رنگون۔ ۱۰ ستمبر۔ رنگون کے محلہ سریام میں گاؤکشی پر ہندو مسلمانوں میں سخت فساد ہوا۔ جبکہ مسلمانوں کی ایک جماعت پر کئی سو ہندوؤں ...

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سپاہیوں کا قتل لنڈن ۹ ستمبر آئرلینڈ میں پولیس مینوں کے قتل میں خوفناک طریقہ پر روزمرہ اضافہ ہو رہا ہے۔ آج دو سپاہی موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اور ایک سپاہی ٹولسن کے نزدیک شدید زخمی ہوا۔ ایک سپاہی گیلوی ریلوے سٹیشن کے قریب مارا گیا سو خوش قسمتی سے سپاہی کے ساتھی آ گئے۔ اور انہوں نے تین قاتلوں کو اپنے طپنچوں کا نشانہ بنایا۔ ڈبلن اور لنڈنڈری میں فوج سرگرم عمل ہے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئیں ٭

لارڈ میئر کارک کی حالت لنڈن ۹ ستمبر۔ بیان کیا گیا ہے کہ لارڈ میئر آف کارک دفعۃً بہت ہی کیف ہو گیا ہے۔ درد کی شکایت برابر جاری ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ اس کی عجیب وغریب قوت حیات ہے۔ جو اسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ ڈاکٹر نے مریض کے پاس مزاج پرسی کیلئے آنے جانے والوں کا تکلم بند کر دیا ہے ٭

انگریزوں کو مسٹر آرتھر کی طرف سے خطاب لنڈن کے اخبار ڈیلی گرافک نے مسٹر آرتھر گرفتھ سے جو آئرلینڈ میں سن فنروں کے لیڈر ہیں۔ دریافت کیا۔ کہ لارڈ میئر کی رہائی کی جو شرائط پیش کی گئی ہیں۔ آپ انہیں ماننے کیلئے تیار ہیں۔ اس کے جواب میں اس نے کہا۔ حیرانی ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے آئرلینڈ کے مرتاق وطن کو چار ہفتے اذیت دی ہے۔ اور اب جبکہ وہ قریب المرگ ہیں ان کو اس شرائط پر کہ وہ اپنے آپ کو قاتل تسلیم کر لیں چھوڑنا چاہتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اگر وہ اسے منظور نہ کریں گے۔ تو جیل میں ہی ہلاک کر دیا جائیگا تم انگریز لوگ تمام قوموں کی نسبت جو مہذب ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں زیادہ وحشی ہو ٭

بلفاسٹ کی حالت روبہ اصلاح ہے لنڈن ۷ ستمبر بلفاسٹ میں جدید ہنگاموں کے بعد امن ہوتا جاتا ہے۔ اور کام شروع کیا جا رہا ہے۔ دس لاکھ پونڈ تک کے تاوان کے مطالبات اب تک ہو چکے ہیں ٭

نرمی ناکام رہی۔ وزیر اعظم نے برٹش نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا آئرلینڈ میں تین مرتبہ غیر مشروط رہائی کا نتیجہ ناکامی رہا۔ کیونکہ لوگوں نے رہا ہوتے ہی سازشیں کیں اور پولیس کے قتل پر زور دیا جمہوری فوج برٹش فوجوں سے قاتلانہ جنگ کر رہی ہے اور وہ بدنظمی اور قتل کے ذریعہ سے آئرلینڈ کو سلطنت برطانیہ سے جدا کرانا چاہتی ہے ٭

لارڈ میئر کی جگہ ایک لاکھ جوان تیار ہیں آئرلینڈ کے باغیوں کی جمہوری سلطنت کا پریزیڈنٹ ڈی ویلیرا امریکہ میں خاموش پڑا تھا۔ اب اس نے ایک جلسہ کے روبرو تقریر کی۔ اور کہا کہ انگریزوں نے لارڈ میئر کو گرفتار کیا ہے۔ آئرلینڈ کے ایک لاکھ جوان اسکی جگہ لینے کو تیار ہیں ٭

متفرقات

ولی عہد ٹرکی نظر بند کر دیا گیا قسطنطنیہ ۱۱ ستمبر ولی عہد ٹرکی نے اناطولیہ کی طرف بھاگ جانے اور احرار میں جا ملنے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ اب ان کو نظر بند کر کے پہرہ متعین کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی موٹر گاڑیوں اور کشتیوں کو ضبط کر دیا گیا ٭

اٹلی میں بربادی روما ۱۰ ستمبر زلزلہ میں ۵۰۰ سے زیادہ آدمی مر گئے۔ اور خانماں برباد دو لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ ایک اور بیان ہے۔ کہ چودہ سو آدمی مرے ہیں گورنمنٹ روپیہ اور خوراک تقسیم کر رہی ہے۔ سارے ملک کے ڈاکٹر اور نرسیں برباد شدہ علاقوں میں بسرعت پہنچ رہے ہیں ٭

چین میں قحط لنڈن ۵ ستمبر شانٹنگ اور جنوبی چلی کی جنوں میں خوراک کی نازک حالت پر زور دیا گیا ہے دو کروڑ آدمی قحط میں مبتلا ہیں۔ خاندان کے خاندان خودکشی کر رہے ہیں اور والدین اپنی لڑکیوں کو صرف چند ٹکڑوں پر فروخت کر ڈالتے ہیں سبز درختوں کا جاتور ختم کر ڈالے گئے ٭

۲۵ ستمبر کو تمام یورپ میں ہڑتال لنڈن ۸ ستمبر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مزدوروں کی طرف سے ۲۵ ستمبر کو یورپ کے تقریباً تمام ممالک میں بولشویک طرز کے مطالبے کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس روز عام ہڑتال کی جائیگی اور مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ روس کی بولشویک حکومت کو تسلیم کیا جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کیساتھ آئرلینڈ میں بھی مسلح بغاوت کا سلسلہ جدید شروع کیا جائیگا ٭

یونانی بائیکاٹ ترکوں نے جو نوٹ ایک روپیہ اور چار روپیہ کے جاری کئے ہیں۔ ان پر ذیل کی عبارت چھپی ہوئی ہے کہ یونانیوں سے کچھ نہ خریدو۔ ترکوں سے خرید و فروخت کرو۔ اگر ترکوں کے پاس ایسی اشیاء نہ ہوں۔ جن کی تمہیں ضرورت ہو تو ارمنوں اور اتحادیوں سے خریدو ٭

قیصر جرمنی کو مبارکباد لنڈن۔ ۵ ستمبر۔ جنگ ٹننن برگ کی سالانہ تقریب کے متعلق جرمن افسروں نے سابق قیصر جرمنی کے نام مبارکباد بھیجی تھی۔ اس کے جواب میں قیصر نے لکھا میں تہ دل سے وفادارانہ یادآوری کے لئے افسروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کاش سرزمین وطن میں ایک اور ٹننن برگ ہوتا اور اپنا نام اس طرح لکھا ولیم شہنشاہ اور بادشاہ ٭

عازمان حج کی مصیبت شملہ کی سرکاری اطلاع میں مذکور ہے کہ ہندوستانی مسلمان حاجیوں کی ایک تعداد بغداد کے راستہ عازم حجاز ہوئی تھی۔ لیکن بغداد و حلب کے درمیان ٹھگ عربوں نے ان پر حملہ کیا۔ اور سب مال و اسباب لوٹ لیا وہ بھیک مانگ کر آگے جانے پر مجبور ہوئے اور سخت ہلاکت کی حالت میں سویز پہنچے وہاں سے انہیں جہاز کیلئے پروانہ ہائے راہداری نہ مل سکے۔ چنانچہ اب وہ حکومت کے خرچ پر ہندوستان واپس آ رہے ہیں ٭

مسٹر ولوبی کے قتل کا ولایت میں اثر لنڈن میں اس واقعہ نے بڑا اثر ڈالا ہے اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ واقعہ آنیوالے واقعات کا پیش خیمہ ہے۔

امیر کا خطاب مہاجرین سے کلکتہ ۷ ستمبر انگلشمین کا سرحدی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ممتاز ہندی "مہاجروں" کا ایک وفد عید کے دوسرے روز امیر صاحب سے ملا امیر صاحب نے کہا کہ حالات نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ کہ برطانیہ سے لڑائی جھگڑے ترک کر دوں اور ایک معینہ وقت تک ان کے ساتھ اتحاد ہو گیا ہے۔ اب مہاجرین کے لئے جہاد کا کوئی موقعہ نہیں۔ میں مہاجرین کو ترکستان بھیجنے کو تیار ہوں۔ جہاں ان کے لئے زراعت اور مکانات کے لئے زمین مل جائے گی۔ اگر وہ ہند میں رہنے پر مطمئن نہیں تو بطور افغان رعایا بودوباش کر سکتے ہیں ٭

لارڈ ہسٹینگ نائب وزیر ہند ہونگے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ سنہا کی جگہ لارڈ ہسٹینگ نائب وزیر ہند ہوں گے ٭

لارڈ ہارڈنگ کی حیثیت سفیر ٹوکیو ولایتی اخبارات لارڈ ہارڈنگ [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)